

جانِ تمنا۔۔۔۔۔ قسط 3

ایزل شاہ اسکے صفائی دینے پہ کوئی بھی ریکشن دیے بغیر اپنے  
رجسٹر پہ جھکی حساب کا غلط سوال لکھتی رہی۔۔

اووزی چائے بنا دو یار۔۔۔ کاظم شاہ اسکے ہاتھ سے پین پکڑتا  
فرمانشی انداز میں بولا تھا۔۔

چائے پینی ہوتی ہے تو اووزی یاد آ جاتی ہے۔۔۔۔۔ ہو نہہ۔۔۔۔۔ ایزل  
شاہ مدھم آواز میں براتی ہوئی اپنا دوسرا پین نکالتی پھر سے اپنا کام

KOFI NOVELS - URDU

لکھنے میں بے حد مصروف ہو چکی تھی۔۔ کاظم شاہ نے اسکی  
بر براہٹ سنتے ہوئے واؤ کے انداز میں اپنا آئینہ واپس چکاتے ہوئے  
اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

او کے۔۔ تم تو مجھے پڑھائی میں مصروف نظر آرہی ہو، ایسا کرتا ہوں  
آج اپنی کسی دوسری کزن کے ہاتھ کی چائے کا ذائقہ ٹیسٹ کرتا  
ہوں۔۔ ویسی بھی تمہاری اس پیٹ پھاڑ چائے کے ایک گھونٹ نے  
ابھی تک میرا معدہ زخمی کیا ہوا ہے۔۔ کاظم شاہ اسے خاموشی سے

کچھ پل یوں کیوٹ سی براہمیں کرتے دیکھتا رہا اور پھر اسکی  
اگنورینس پہ وہ کندھے اچکا کے اس سے مخاطب ہوتا ایزل شاہ کو  
اندر تک آگ لگا چکا تھا۔

ٹھیک ہے جو دل میں آئے وہ کریں۔۔ مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟؟  
ایزل شاہ غصے سے بھڑکتی ہوئی اب تیز تیز اپنا پین چلاتی باقاعدہ تیج  
پھاڑ رہی تھی۔۔ وہ غصے میں اپنے بھائیوں پہ تھی، ناراضگی اور غصہ  
تو جیسے بن بلائے مہمان کی طرح اسکے ناک پہ بیٹھا ہوتا تھا۔ اسکے

جیلس انداز پہ تضاد اسکی چھوٹی سی ناک کو سرخ ہوتے دیکھ کے  
کاظم شاہ نے بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا تھا۔

اووزی۔۔ تم تو ابھی سے میری کزنز سے جیلس ہو رہی ہو، جب  
میری بیوی آجائے گی تب تمہارا کیا بنے گا ہا ہا ہا۔۔۔ کاظم شاہ  
اسکی چھوٹی سی ناک اپنی پوروں میں دباتا قہقہہ لگاتے ہوئے بولا  
تھا۔ اسکی اس بات پہ ایزل شاہ کارنگ فٹ ہوا تھا۔ اس نے جھٹکے  
سے سر اٹھاتے ہوئے اسکی ہیزل گولڈن آنکھوں میں دیکھا تھا۔

اچھا تو کیا آپ میری شوہر سے جیلس نہیں ہوں گے؟؟ ایزل شاہ  
نے کچھ دیر اسے خاموشی سے دیکھنے کے بعد یو نہی سوال داغ دیا،  
ایزل شاہ اپنے آنسوؤں پہ بہت مشکلوں سے بند باندھے ہوئے  
تھی۔۔

لو بھلا میں کیوں ہوں گا جیلس؟؟ میں تو دعا کروں گا میری اووزی  
جہاں رہے جس کے ساتھ بھی رہے ہمیشہ خوش رہے۔۔ کاظم شاہ  
اسکی بات یہ نفی میں سر ہلاتا مان بھرے لہجے میں بولا تھا۔ اس کے

جواب پہ ایزل شاہ نے اسے دھندلی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔ حلق

میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔۔

کیا ہوا اووزی؟؟ اسکی نیلی آنکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے کا ظم شاہ

نے بے ساختہ استفسار کیا تھا۔۔

کچھ۔۔ نہیں۔۔ شاہ جی۔۔ بس۔۔ آپ۔۔ سب۔۔ سے۔۔۔

دور۔۔ جانے۔۔ کا۔۔ سوچتے۔۔ ایزل شاہ اپنی تکلیف کو

جھوٹ بول کے چھپاتی اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کے پھوٹ پھوٹ کے

رونا شروع کر چکی تھی، وہ اس کے جذبات کیوں نہیں سمجھتا تھا؟؟؟  
اسکی آنکھوں میں اپنے لئے محبت کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر سے  
کیونکر اتنا غافل تھا؟؟؟ وہ کیوں نہیں جانتا تھا سامنے بیٹھی اسکی  
اووزی اسکے عشق میں گرفتار ہو چکی ہے؟ وہ کیوں نہیں سمجھتا تھا وہ  
اپنے شاہ جی کو کسی کے ساتھ نہیں بانٹ سکتی۔۔ اپنی محبت میں  
شراکت داری برداشت نہیں ہے اسے!! ایزل شاہانیت کی انتہا

یہ سوچتی بری طرح سے رو پڑی۔۔۔  
KOH NOVELS - URDU

ہے اووزی۔۔۔ سٹاپ کراؤنگ (رونا بند کرو!) ایک تو میری  
اووزی دنیا جہان کی ایمو شئل بندی ہے،؟ ابھی تو تم نے میری  
شادی کی ہر رسم کرتے ہوئے مجھ سے پیسے وصول کئے ہیں۔۔۔ تمہیں  
اتنا جلدی کون بیاہ رہا ہے؟ کاظم شاہ اسے بازو سے پکڑ کے اپنے  
کندھے سے لگاتا اسکے آنسو اپنے ہاتھ کی پوروں سے صاف کرتا  
بچوں کی طرح بہلا رہا تھا، یہ جانے بغیر کہ اسکے یہ بہلاتے الفاظ  
اسکی اووزی شاہ کو تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔

KOH NOVELS - URDU

اووزی!! اسے مسلسل روتے دیکھ کے کاظم شاہ نے ذرا سختی سے  
اسے پکارا تھا جس پہ ایزل شاہ نے ہوش میں آتے ہوئے تیزی سے  
اپنے آنسو صاف کرتے خود پہ ملامت کی تھی۔۔۔ وہ کیسے اس کمزور  
لمحے کی ضد میں آ کے کاظم شاہ کے سامنے اپنے جذبات عیاں کرتی  
یوں رو سکتی تھی؟؟ صد شکر کہ اس نے اس کے سامنے اپنے جذبات کا  
اظہار نہیں کیا تھا، نہیں تو وہ نا جانے اس کے بارے میں کیا سوچتا!!

چلیں آپ کو چائے بنا کے دوں اور خبردار جو آپ نے آج کے بعد  
مجھے کبھی یوں اگنور کیا تو!! ایزل شاہ اپنے آنسوؤں پہ بند باندھ کے  
اسکے کندھے سے اپنا سر اٹھاتی دھمکی سے لبریز لہجے میں بولی تھی۔  
جس پہ کاظم شاہ نے فرمانبرداری سے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر  
ہلایا تھا۔ ایزل شاہ کو صرف چائے ہی تو بنانی آتی تھی جو اس نے  
خاص کاظم شاہ کے لئے سیکھی تھی، کیونکہ وہ چائے کا بے حد شوقین

تھا۔ وہ دونوں مسکراتے ہوئے پلن کی طرف بڑھ چکے تھے یہ  
جانے بغیر کہ بہت سی تکلیفیں، آزمائشیں انکی منتظر ہیں!!

-----

مزید ایک مشن میں کامیابی کی بہت بہت مبارک ہو میجر شاہ!!  
ایجنسی کے سربراہ نے اپنے سامنے کھڑے لمبے چوڑے وجود کو  
مبارکباد پیش کی تھی۔۔ جوہر مشن میں اپنی جان لگاتا تھا۔۔



سر آپ کو مس انڈراسٹینڈنگ ہو رہی ہے میرا گلامشن "احسن  
ملک" کو موت دینا ہے!! میجر شاہان کی بات سنتے ہی اپنے ماتھے  
پر شکنوں کا جال لئے بے حد سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔

مجھے کسی قسم کی مس انڈراسٹینڈنگ نہیں ہو رہی میجر شاہ!! تم  
ابھی احسن ملک والے مشن پر کام نہیں کر سکتے۔ ابھی بہت سے  
رازوں سے پردہ اٹھنا باقی ہے۔ اگر ہم جذبات میں آ کے احسن  
ملک کو قتل کر دیں گے تو وہ راز ساری زندگی کے لئے راز رہ جائیں

گے۔۔ میں کچھ دوسرے ایجنٹس کو احسن ملک والا مشن سونپ

چک۔۔۔۔

ویٹ۔۔ ویٹ۔۔۔ سرہاؤ کین یوڈ ورس وومی (سر آپ میرے  
ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں!!؟) میں نے آپ سے وعدہ لیا تھا کہ  
میں اس مشن سے کامیابی حاصل کرتے ہی احسن ملک کو قتل کر  
کے اس کا کام تمام کروں گا جس نے ناجانے میرے ملک کی کتنی  
لڑکیوں کو بے آبرو کی ہے، اتنے لوگوں کے گھروں کو اجاڑتے ان

کے سربراہ، نوجوان قتل کر کے وہ آخر کیسے اتنی آسانی سے الیشن  
پہ کھڑا ہوتا تمام لوگوں کی محبت سمیٹ سکتا ہے؟؟ میجر شاہ غصے  
سے اپنے بھورے فوجی کٹ بالوں میں ہاتھ پھیرتے غرایا تھا جس  
پہ سامنے کھڑے لیفٹیننٹ کمانڈر نے اسے غصے سے گھورا تھا۔  
ٹھیک ہے میجر شاہ تم فرض کرو میں تمہاری بات مان کے تمہیں  
اس مشن پہ لگا دیتا ہوں! اور تم صدا کے جزباتی انسان احسن ملک کا  
قتل بھی کر دیتے ہو! لیکن کس کو پتا چلے گا کہ احسن ملک کا قتل ان

جرائم کی پیش نظر کیا گیا ہے؟؟ آخر میں عوام برا کس کو بنائے  
گی؟؟ فوج کو!! جوش کی بجائے ہوش سے کام لو۔۔ جب تک  
دوسرے ایجنٹ اس مشن کے متعلق ساری معلومات اکٹھی نہیں کر  
لیتے تم اس مشن کا حصہ نہیں بن سکتے! وہ ختمی انداز میں بولے  
تھے۔۔

میں اسی مشن پہ کام کروں گا سر کیونکہ میں اپنا مائینڈ بنا چکا ہوں!  
آپ چاہتے ہیں نا ابھی احسن ملک کو قتل نہ کیا جائے؟؟ تو ٹھیک ہے

میں "ابھی" اسکا قتل نہیں کروں گا، وہ میرے علاقے کا شہری ہے۔۔ میں اپنے علاقے میں رہتے ہوئے اس مشن پہ خود حفیہ ایجنٹ کے طور پہ تمام انفارمیشن اکٹھی کرنا چاہتا ہوں اور میں کروں گا۔۔ میجر شاہ اپنی آنکھوں میں بے حد سرخی لئے ضدی انداز میں گویا ہوا تھا۔

اور اس پہ یہ ضد سوٹ بھی کرتی تھی۔۔ آخر کو ان کے ادارے کا سب سے قابل میجر تھا وہ! وہ ناجانے ان سے اجازت لے رہا تھا یا

انہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر رہا تھا؟۔۔ لیفٹیننٹ کمانڈر نے اس کے  
سنجیدہ تاثرات سے لبریز خوبصورت مردانہ نقوش کو دیکھتے ہوئے  
تا صاف سے سوچا تھا۔۔

آل رائٹ میجر شاہ!! میں تمہاری بات مانتا ہوں تم اس مشن پہ  
فلحال ایجنٹ کے طور پہ کام کرو گے لیکن بدلے میں مجھے تم سے  
ایک وعدہ چاہیے اور وہ یہ کہ تم اپنی جذباتیت میں آ کے میرے  
آرڈر کے بغیر احسن ملک کا قتل نہیں کرو گے! بولو منظور ہے؟؟

کمانڈر ڈیل کرنے والے انداز میں اپنے کندھے آچکا کے گویا ہوئے  
تھے۔۔ ان کی اس ڈیل پہ میجر شاہ ان کی طرف دیکھ کے رہ گیا وہ  
ہمیشہ کی طرح اسکے دماغ میں گھس کے اسکی سوچ کا پتالگا چکے تھے  
۔۔ میجر شاہ نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے اپنا نچہ عنابی  
لب زور سے دانتوں میں لے کے دبایا تھا۔۔ اگر وہ ان کے آرڈر کا  
انتظار کرے گا تو یقیناً وہ بوڑھا ہو جائے گا لیکن اسے احسن ملک کو  
مارنے کا آرڈر نہیں ملے گا۔

KOH NOVELS URDU

اگر تمہیں منظور نہیں ہے تو تم یہاں سے جا سکتے ہو میجر شاہ!!  
کمانڈر اسکے تاثرات پہ اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے کرخت لہجے میں  
گویا ہوئے تھے جس پہ میجر شاہ نے ان کی طرف شکوہ کناں  
نظروں سے دیکھا تھا۔

سر میں وعدہ کرتا ہوں آپ کے آرڈر کے بغیر اس (کتے) احسن  
ملک کا قتل نہیں کروگا!! وہ بیزاری اور غصے کے ملے جلے تاثرات  
لئے ایک ایک لفظ چباتے گویا ہوا تھا۔

KOH NOVELS URDU

ہم!! اگڈلک میجر شاہ۔۔ مجھے تم سے اسی سمجھداری کی امید  
تھی۔۔ اس مشن پہ تمہاری بہت توجہ درکار ہے میجر شاہ۔۔ مجھے تم  
سے بہت سی امیدیں ہیں۔۔ اور کبھی مسکرا بھی لیا کرو۔۔ مسکرانا  
صدقہ جاریہ ہے۔۔ کمانڈر اسکی آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح غم کی  
تحریر دیکھتے ہوئے سنجیدہ و مزاح لہجے میں بولے تھے۔۔  
سر میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔۔ میجر شاہ زبردستی مسکرانے  
کی کوشش کرتا متوازن لہجے میں بولا تھا۔۔

کچھ غصہ اور ضد بھی کم کر لو تو تمہیں یقیناً آج ہی چیف کے عہدے  
پر بھی فائز کرو دیا جائے میجر شاہ۔۔۔ وہ اب کی بار اسکے غصے پر گہرا  
طنز کرتے گویا ہوئے تھے۔۔

حیرت کی بات ہے سر!! ایک فوجی ہوتے ہوئے بھی نہ آپ میں  
اتنا غصہ ہے نہ آپ میں اتنی ضد ہے۔۔ پھر آپ پچھلے تین سالوں  
سے چیف کی بجائے لیفٹیننٹ کمانڈر کے عہدے پر کیوں فائز

ہیں؟؟ میجر شاہ نے ان کے طنزیہ اپنا نچلے لب کاٹتے جوابی کارروائی  
کرنا ضروری سمجھا تھا۔

میجر!!!! کمانڈر اسکے طنزیہ غصے سے ٹیبل پہ اپنے ہاتھ مارتے  
غرائے تھے جس پہ وہ اپنی آنکھیں ٹپٹپا کے "سوری سر" بولتا  
انہیں سلیوٹ کر کے یہ جاوہ جاہو چکا تھا۔ اس کے جانے کے بعد  
کمانڈر اپنا سر جھٹکتے ہوئے مسکرائے تھے، انہوں نے آج پہلی بار

اسکی بچوں کی طرح آنکھوں کو ٹپٹپاتے والی حرکت دیکھی تھی۔۔  
اور ایسا کرتے وہ کافی پیارا لگا تھا۔۔

---

احان شاہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سیگریٹ کے گہرے گہرے  
کش بھرتا غائب دماغی سے ایل سی ڈی پہ چلتی ڈاکو منسٹری فلم دیکھ  
رہا تھا۔۔ آنکھوں کے پردوں میں بار بار شکوہ کناں کر شل گرے

آنکھیں لہرا رہی تھیں۔۔  
KOH NOVELS URDU

آخر وہ کیوں مجھ سے شکوہ کرتی ہے؟ وہ ہوتی کون ہے مجھ سے  
شکوے کرنی والی!! کسی دن اسکی یہی خوبصورت آنکھیں میں اپنی  
انگلیوں سے نوچ ڈالوں گا۔۔۔ وہ اچانک سے بیڈ سے کھڑا ہوتا  
سیگریٹ کو غصے سے زمین پہ پھینکتے چیخا تھا۔۔  
احان شاہ غصے سے اپنی بلیک ٹی شرٹ اتارتے ہوئے اپنے کمرے  
کے ٹیرس کی طرف بڑھا تھا۔ احان شاہ نے ابھی رینگ پہ اپنے  
ہاتھ ٹکائے ہی تھے جب اسکی نظروں کا مرکز انیکسی کا چھت بنا تھا

جہاں بظاہر تو کوئی لاسٹ نہیں جل رہی تھی لیکن شاہ ہویلی کے  
پورچ میں لگی بڑی بڑی لائٹس اس چھت تک روشنی پہنچانے کا  
سبب بن رہی تھیں۔۔۔ وہ دسمبر کی سردی میں انیکسی کے چھت کی  
زمین پہ بیٹھی نا جانے کس بات پہ ماتم کدہ تھی۔۔۔ احان شاہ کو یاد  
آیا تھا جب اس نے اپنے چکراتے سر کی وجہ سے اسکا کندھا اپنے  
نازک ہاتھوں سے تھاما تھا تو اسکے ہاتھ کافی گرم تھے۔۔۔ اسے شاید  
نہیں یقیناً بہت تیز بخار تھا اور اس پہ تضاد شاہ بی بی کا بھاری تھپڑ یقیناً

اسکی رہی سہی جان بھی نکال چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے کھٹنوں کو سینے سے  
لگا کے ان پہ اپنا سر ٹکاتے ہوئے زار و قطار آنسو بہا رہی تھی۔۔  
انیکسی کے چھت پہ بالکل چھوٹی چھوٹی سی دیواریں تھیں۔۔ وہ  
اپنے پورے وجود کو چادر سے لپیٹے بار بار اپنی کر سٹل گرے  
آنکھوں کو رگڑ کے صاف کرتی اور پھر سے آنسو بہانے لگتی۔۔ وہ  
جب سے پیدا ہوئی تھی تب سے اسکی ہویلی کی انیکسی میں قیام پذیر  
تھی۔۔ تقریباً ساڑھے سترہ سال سے!! لیکن احان شاہ نے آج

تک اسکے سر اُپے کو چادر کے بغیر نہیں دیکھا تھا۔۔ باپ تھا تو وہ بھی  
بیٹی کے حسن کو چھپائے رکھتا تھا اور بیٹی تھی تو اس سے دو ہاتھ آگے  
تھی جو ہر وقت پردے میں رہتی تھی لیکن ناجانے انکی ہویلی میں  
نقاب کیسے اتار لیتی تھی؟؟ احان شاہ کی سمجھ سے باہر تھا۔۔  
وہ تقریباً آدھے گھنٹے سے لاشعوری طور پر اسے روتے دیکھ رہا  
تھا۔۔ وہ اتنے آنسو کہاں سے لا رہی تھی۔۔ احان شاہ بے ساختہ  
سوچنے پر مجبور ہوا تھا۔۔ رات کے دو بج رہے تھے۔۔ ٹھنڈی

ہوائیں چل رہی تھیں۔۔ لیکن اس کی چادر اس کے وجود سے ٹس  
سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔ ناجانے کیوں اسکے وجود کو ایک نظر  
دیکھنے کی خواہش جاگی تھی احان شاہ کے دل میں۔۔ اور پھر اگلے ہی  
پل وہ اپنی اس خواہش پہ حیران ہوتا خود پہ لعنت بھیجتا اپنے کمرے  
میں جا چکا تھا۔۔

---KOH NOVELS - URDU---

شاہ ہویلی میں رات کا کھانا کھایا جا رہا تھا۔۔ ہویلی کے تمام مکین ڈائینگ ٹیبل پہ موجود تھے، آج کا ظم شاہ کا کام بھی جلدی ختم ہو چکا تھا، اس نے اووزی شاہ کو آج کہیں باہر گھمانے لے کے جانا تھا اسی لئے وہ جلدی ہویلی آچکا تھا۔۔ آج ٹیبل پہ کھانا گلائی کی بجائے زرتاج بیگم رکھ رہی تھی۔۔ گلائی آج صبح سے ہویلی نہیں آئی تھی اور اس بات کو مصروف سا احان شاہ بھی نوٹ کر چکا تھا۔۔

وہ سب ابھی کھانے میں ہی مصروف تھے جب کالی شلوار قمیض  
میں ملبوس زوریز شاہ ڈائٹنگ روم میں داخل ہو کے سلام کرتا سب  
کو اپنی اپنی جگہ جگہ حیران کر چکا تھا۔ وہ ہویلی کب آیا تھا وہ سب  
ناواقف تھے! اسکی بھاری گھمبیر آواز پہ مر حاشاہ کی دھڑکنیں  
ساکت ہوئی تھیں وہ اسکی طرف سے پشت کئے بیٹھی تھی، دل نے  
بے ساختہ اسکا چہرہ دیکھنے کی تمنا کی تھی۔

زوریز!! واٹ آپلیزینٹ سرپرائز (کیا خوشگوار سرپرائز ہے)!!  
احان شاہ تیزی سے اپنی کرسی سے کھڑا ہوتا اپنے لاڈلے بھائی کی  
طرف بڑھاتا تھا جس کی شکل وہ آج مہینوں بعد دیکھ رہا تھا۔ وہ سب  
اسے دیکھتے بے حد خوش تھے۔

بڑی مشکل سے ہویلی آنا ہوا تیرا؟؟ احان کے بعد کاظم شاہ اس کے  
بغلگیر ہوتا اس کے سلکی بال ماتھے پہ بکھیرتے ہوئے اسے پیار سے  
ٹپٹ رہا تھا جس پہ وہ ادا سی مسکرا دیا۔

KOH NOVELS - URDU

لالہ آپ تو غائب ہی ہو گئے تھے یار!! ناراض ناراض سارا زم شاہ  
بھی شکوہ کرتے ہوئے اسکے گلے لگا تھا۔ شاہ بی بی تو اپنے پوتے کو  
مہینوں بعد دیکھتی اس کے صدقے واری جارہی تھیں۔۔ اسکی  
سو گوار حالت دیکھتے ہوئے وہ آج پر سکون سی تھیں کیونکہ جس کی  
جدائی کی وجہ سے وہ سو گوار رہتا تھا وہ آج اسی ہو چکی ہیں موجود

تھی۔۔  
KOH NOVELS - URDU

لالہ!۔۔۔ ایزل شاہ جو اسے دیکھتی حیران سی اپنی نیلی آنکھیں پھیلا  
چکی تھی وہ بھرائی آواز میں اسے پکارتی تیزی سے اپنی کرسی سے  
اٹھتی اسکے سینے سے لگی تھی۔۔

لالہ کی جان!!۔۔۔ زوریز شاہ نے پیار سے اسکا ماتھا چومتے اسے اپنے  
ساتھ لگایا تھا۔۔

میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔ آپ نے میرا ایک فون بھی نہیں  
اٹھایا کتنے فون کیے تھے میں نے آپ کو۔۔۔ ایزل شاہ ناراضگی سے

KOH NOVELS URDU

اس سے دور ہوتی روتے ہوئے بولی تھی۔۔

میرا فون گم گیا تھا لالہ کی جان!! آئی ایم سوری۔۔۔ زوریز شاہ  
اسے پھر سے پیار سے اپنے ساتھ لگتا نرمی سے اسے منارہا تھا جس  
پہ اس نے اپنی چھوٹی سی ناک سکوڑتے ہوئے اسکی طرف دیکھا  
تھا۔۔

ہاں میرے لالہ تو دنیا جہاں کے غریب انسان ہیں نا؟؟ جو ایک فون  
نہیں خرید پائے؟؟۔ وہ ہنوز ناراضگی سے منہ پھولاتے بولی

KOH NOVELS URDU

نھی۔۔ ایزل شاہ کی حاضر جوابی پہ سب نے اپنا قہقہہ دیا تھا۔۔  
سگنل بھی نہیں تھے نارون ایریا میں۔۔۔۔۔ وہ اپنا سر کھجاتے  
ہوئے ایک اور بہانا گرچکا تھا جس پہ وہ کم آواز میں ناراضگی سے سر  
جھٹکتی بربرائی تھی۔۔

عادل شاہ بھی پوتے کو دیکھتے کافی خوش نظر آرہے تھے۔۔ اگر اسے  
دیکھ کے کوئی برہم تھا تو وہ ہارون شاہ تھے جبکہ اسکی مخصوص کلون  
کی تیز خوشبو مرحاشاہ کے حواسوں پہ سوار ہو رہی تھی۔ وہ ابھی بھی

اسکی پسندیدہ خوشبو لگاتا تھا۔۔۔ مر حاشاہ کے لبوں پہ مسکراہٹ  
دوڑی تھی جسے چھپانے کی غرض سے اس نے اپنا چہرہ جھکایا تھا۔۔  
اسکی آواز پہ اسکا دل دھڑک دھڑک کے پاگل ہو رہا تھا۔۔  
مل گئی فرصت دوستوں سے؟؟ یا ابھی بھی گھومنے پھرنے کی کثر  
باقی رہتی ہے؟؟ ہارون شاہ اسکی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے  
بولے تھے۔۔۔ وہ تقریباً پانچ ماہ بعد ہویلی آیا تھا۔۔

ابھی کثر رہتی ہے! عنقریب رایان خان کی شادی پہ پھر سوات کا  
چکر لگاؤں گا۔۔۔ وہ سنجیدگی سے ان کی طرف بڑھتا نہیں اپنے  
ایک ہی جملے سے تپا کے رکھ چکا تھا۔ انہیں زہر لگتا تھا اسکی جوابی  
کاروائی کا یہ انداز۔۔ جبکہ زور یر شاہ کے انداز پہ سب نے اپنی  
مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔

تمہیں تمہارے دوست گود کیوں نہیں لے لیتے؟؟ یوں مہینوں  
بعد اپنی گندی شکل کیوں دیکھانے آ جاتے ہو سب کو؟؟ ہارون

شاہ غصے سے غرائے تھے۔۔

باباجان میری شکل پہ سوالیہ نشان مت اٹھائیے!! کیونکہ مجھے سب  
بولتے ہیں میری شکل سیم ٹو سیم میرے باپ سے ملتی ہے۔۔  
زور یز شاہ گھٹنوں کے بل ان کی کرسی کے پاس بیٹھ کے ان کا ہاتھ  
اپنے لبوں سے لگا کے سنجیدگی سے بولتا پھر سے ان کا میسٹر شارٹ کر  
چکا تھا۔۔ اب کی بار کوئی بھی اپنا قہر روک نہیں پایا تھا۔۔

KOH NOVELS - URDU

نامراد!! گندی اولاد!! ہارون شاہ اس کے چوڑے شانے پہ مکا  
جھڑتے غصے سے گویا ہوئے تھے۔۔

نہ مزہ ناسواد۔۔ کاظم شاہ نے ہارون شاہ کا جملہ سرگوشی میں  
مکمل کیا تھا، لیکن اسکی سرگوشی تقریباً سب سن چکے تھے جس پہ  
سب کا پھر سے قہقہہ گونجتا تھا۔۔ زور یز شاہ اس بار جوابی کاروائی کرنا  
بھول چکا تھا۔۔ وہ بھول چکا تھا کس بات سے اسکی اپنے باپ کے  
ساتھ جھڑپ ہو رہی تھی۔۔ اگر یاد تھی تو وہ جلت رنگ ہنسی کی آواز

جو ایک بار نہیں دوبار اسکے کانوں میں پڑی تھی۔۔ زوریز شاہ  
ساکت ہوا تھا اس ہنسی پہ۔۔ وہ اس ہنسی کی آواز لا کھوں میں پہچان  
سکتا تھا!! وہ مر حاشاہ کی ہنسی تھی۔۔ اسکی شاہزادی کی!! زوریز  
شاہ کی ساکت آنکھوں کو دیکھتے ہوئے وہ سب اچانک سے حیران  
ہوتے خاموش ہوئے تھے۔۔ زوریز شاہ کی نظریں بے ساختہ  
ڈائینگ ٹیبل کی کرسیوں پہ بیٹھے تمام مکینوں پہ پڑی تھیں جس میں

ایک وہ ظالم بھی تھی جو اسی کی طرف مسکراتی ہوئی دیکھ رہی  
تھی!!

آہہ۔۔۔۔ آخر کار ہجر کی گھڑیاں ختم ہوئی تھیں۔۔۔ زور یز شاہ کو  
چھ سالوں بعد دیدارِ یار نصیب ہوا تھا۔ اور وہ یہاں وہاں دیکھنا  
بھول چکا تھا۔ وہ مر حاشاہ کے علاوہ یہاں بیٹھے ہر شخص کو  
فراموش کر چکا تھا۔ زور یز شاہ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے  
ہوئے وہ سب اسکے ساکت ہونے کی وجہ جان چکے تھے۔ مر حاشاہ

شاہ سب کی نظریں خود پہ محسوس کرتی تذبذب کا شکار ہوتے اپنے  
بالوں کی لٹکان کے پیچھے اڑ رہی تھی۔ سب نے ان دونوں  
سے اپنی اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔ مر حاشاہ اسکی دیوانوں کی  
طرح مسلسل نظریں خود پہ محسوس کرتی سرخ پڑی تھی وہ پہلے سے  
زیادہ خوبصورت اور روعب دار دکھ رہا تھا، بھوری مونچھیں اور  
واڑھی جو چھ سال پہلے ہلکی تھیں اب گھنی ہوتی اسکے چہرے کی  
دلکشی میں مزید اضافہ کر رہی تھیں، وہ کالی شلوار قمیض میں غضب

ڈھارہا تھا۔ وہ ہنوز ہارون شاہ کے پاس گھٹنوں کے بل جھک کے  
بیٹھا بے یقینی سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

تیرے دیدار پہ اگر میرا اختیار ہوتا

تو یہ روز روز ہوتا یہ بار بار ہوتا

کاظم شاہ کے نامحسوس انداز میں چمچ سے کھٹاک کی آواز نکالنے پہ  
زور یز شاہ ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔ اس نے لعنت بھیجی تھی اپنی  
بے لگام نظروں پہ جو اس کے لئے بری طرح سے تڑپنے کے بعد

اسکا اتنا ظلم سہنے کے بعد آج بھی اس ظالم شاہزادی کا دیوانہ وار  
دیدار کر رہی تھی۔۔۔ زوریز شاہ اپنے نچلے لب کو بے دردی سے  
کاٹتا اس پر سے اپنی نظریں پھیرتا ہوا اپنے جذبات پہ قابو پاتے  
ہوئے زمین سے کھڑا ہوتا وہاں سے جانے ہی والا تھا جب احان شاہ  
کی پکار پہ اس نے اپنے قدم روکے تھے۔۔۔  
سب کے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھاؤ زوریز!!۔۔۔ کم، سیر  
فاسٹ (جلدی یہاں آؤ)۔۔۔ اسکی ہر کیفیت سے واقف احان شاہ

اپنی روعب دار آواز میں اسے حکم دیتا کر سی پہ بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا وہ یہاں سے نکلتے ہی اپنا تمام تر غصہ خود کو تکلیف دیتے ہوئے اتارے گا۔ احان شاہ کا لہجہ ختمی تھا جسے محسوس کرتے ہوئے زوریز شاہ بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی غرض سے اپنی مٹھیاں بھینچتا زہرہ مام کے پاس پڑی خالی کر سی پہ بیٹھا

تھا۔

KOH NOVELS - URDU

کھانا کھاؤں گے۔۔۔ زہرہ مام نے اسکا شانہ پیار سے کھسکتے ہوئے

زوریز شاہ کے لئے پلیٹ میں کھانا نکالا تھا۔۔

"کیرئیر"۔۔۔ لفظ کی گونج زوریز شاہ کے کانوں میں بارہا گونجتی

ہوئی اسکے اعصاب چٹخا رہی تھی۔۔۔ زوریز شاہ کے ہاتھوں کی

پھولتی رگیں اسکے بے حد غصے کی گواہی دے رہی تھیں۔۔۔ وہ

اسے چھ سال کی بلا وجہ کی سزا دینے کے بعد آخر آج کیا لینے آئی

تھی؟؟ کیا وہ یہ دیکھنے آئی تھی کہ اسکے عشق میں گرفتار، اسکے لبوں

KOH NOVELS - URDU

کا جام پینے کے بعد تشنہ ساز و ریز شاہ ابھی تک زندہ ہے یا اپنی  
سانسیں کھو چکا ہے؟؟ کیا وہ اسکی بے بسی اسکی اس ملگجی سی حالت کا  
مذاق بنانے آئی تھی؟

میں کھا چکا ہوں۔۔۔ خود پر سے قابو کھوتا زوریز شاہ بمشکل چھوٹے  
سے دونوں لے لینے کے بعد احان شاہ کو مخاطب کرتا اپنے بھورے  
بالوں میں ہاتھ پھیرتا ڈائینگ روم سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ زوریز شاہ کے

جانے کے بعد پورے ڈائینگ روم میں خاموشی چھا چکی تھی۔۔

مرحاشاہ اپنی جگہ چورسی بنی تھی۔۔

اگر وہ پھر سے پہلے کی طرح چلا گیا تو؟؟؟ مرحاشاہ نے لب کاٹتے

ہوئے ڈوبتے دل سے سوچا تھا، اسے زہرہ مام اور شاہ بی بی سے پتا چلا

تھا وہ کافی مہینوں سے ہویلی سے غائب رہا ہے۔۔ اسی بات کو

سوچتے ہوئے مرحاشاہ کھانے سے اپنے ہاتھ کھینچتی ہوئی تیزی سے

ڈائینگ روم سے نکلی تھی۔۔ مرحاشاہ اپنی پشت پہ سب کی نظروں

کوانور لرنی سیر ھیاں چڑھتے ہوئے اوپر زور یز شاہ کے کمرے لی  
طرف بڑھی تھی۔۔

مرحاشاہ، زور یز شاہ کے کمرے کا دروازہ دھکیلتے ہوئے ان پچھلے دو  
دنوں میں کوئی بیسوی بار اسکے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔۔ وہ  
جب سے ہو پئی آئی تھی، زور یز شاہ کی غیر موجودگی کی وجہ سے  
اس نے جلے پیر کی بلی کی طرح بارہا اسکے کمرے کا چکر لگایا تھا جس کا  
پورا ڈیکور بلیک تھا۔ بیڈ شیٹ سے لے کے پردے تک، یہاں تک

کے کمرے کا سارا انشیر رُسیا تھا۔۔ وہ ہر رنگ سے پیار کرنے والا  
شخص اپنی زندگی سیاہ رنگ میں رنگ چکا تھا۔۔

اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی مر حاشاہ کی نظریں زور یز شاہ کی  
طرف اٹھی تھی جو اپنے پورے کمرے کی تباہی کرتا غصے سے چیختے  
ہوئے اپنے بال نوچ رہا تھا۔۔ مر حاشاہ نے اسکی حالت پہ دروازہ  
بند کرتے ہوئے تیزی سے اسکی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔ ان  
دو دونوں میں وہ ہر کسی سے زور یز شاہ کے لئے فکر مند جملے سن چکی

تھی۔۔ وہ جان چکی تھی زور یز شاہ نے اسکے بغیر یہ چھ سال کس  
اذیت سے کاٹے ہیں۔۔ ہو پٹی میں ہر کوئی جانتا تھا وہ دوستوں کے  
ساتھ گھومنے پھرنے کے صرف بہانے بناتا ہے، اسکا اصل مقصد  
سب سے الگ تھلگ رہنا تھا اسی لئے تو وہ سکون کی تلاش میں  
مہینوں ہو پٹی سے دور رہتا ہجر کی آگ میں جلتا تھا۔۔ دروازہ کھلنے  
اور بند ہونے کی آواز پہ زور یز شاہ کی نظریں بے ساختہ مر حاشاہ کی

طرف اٹھی تھیں جو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی اسی کی طرف  
بڑھ رہی تھی۔۔

ریز۔۔۔۔ اس کے دیکھنے پہ مر حاشاہ بھرائی آواز میں اسے پکارتی اسکی  
طرف بڑھی تھی۔۔

Who the hell are u?? Go from  
!!here

KOH NOVELS - URDU

زور یز شاہ اسکے منہ سے پورے چھ سالوں بعد خود کے لئے "اریز"  
سنتا حلق کے بل چیخا تھا، مر حاشاہ اسکی چیخ و پکار، اسکی ناراضگی، اسکے  
غصے کے لئے خود کو پہلے ہی تیار کر چکی تھی۔۔ اسی لئے وہ اس کی  
دھاڑ کو نظر انداز کرتی بھاگتے ہوئے اسکے چوڑے سینے سے لگی  
تھی۔۔ زور یز شاہ اسکے یوں گلے لگنے پہ سانس لینا بھول چکا تھا۔۔  
یہی وہ کمرہ تھا جہاں سے وہ اسے دھتکار کے اپنی قسم دے کے بے  
بس کرتی اس پہ اپنے کیرئیر کو فوقیت دیتے ہوئے نکلی تھی، مگر

قدرت کی ایسی ستم ظریفی تھی وہ آج بھی اسے بے بس کرنے کے لئے اسکے سینے سے لگتی اسے گرد اپنے بازوؤں کا سختی سے حصار باندھتے آنسو بہا رہی تھی۔۔۔ اس پہ ہجر کا ظلم ڈھاکے آج وہ مظلوم بھی خود ہی بن رہی تھی۔ زوریز شاہ نے اپنی پسلیوں سے سر پٹختے دل کے ساتھ سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا لیکن اس نے پیچھے ہونے کی بجائے پیروں پہ اپنے پیر رکھتی اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کے اسے خود پہ جھکایا تھا۔ اور پھر

وہ زوریز شاہ کو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکی بھوری  
گھسنی مونچھوں تلے عنابی لبوں کے ساتھ اپنے بھرے بھرے  
گلابی لب جوڑ گئی۔ اسکی اس حرکت پہ زوریز شاہ کی آنکھوں کی  
پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں۔ وہ اسکے بالوں میں دھیرے  
دھیرے سے اپنی انگلیاں چلاتی اسکے ہونٹوں پہ اپنی تمام تر شدت  
دکھاتی زوریز شاہ کو پیش قدمی کے لئے اپیل کر رہی تھی لیکن وہ  
شاید یہ نہیں جانتی تھی سامنے زوریز شاہ تھا جو ان چھ سالوں میں

اپنے جوان جزبات پہ قابو پانا اچھے سے سیکھ چکا تھا۔۔ زور یشاہ نے  
اپنے دھڑکتے دل کی پکار اگنور کرتے ہوئے اگر اس کے لبوں کو  
چھوا نہیں تھا تو اسے خود سے دور بھی اس نے نہیں جھٹکا تھا۔۔ کتنے  
سالوں بعد اسکے گلاب کی پنکھڑیوں سے ہونٹوں کا جام نصیب ہوا  
تھا کوئی کافر ہی ہوتا جو اتنا ہجر سہنے کے بعد وصل کی اس گھڑی میں  
محبوب کی پیش قدمی پہ اسے خود سے دور جھٹکتا۔۔ اسے ہنوز بے  
حس و حرکت دیکھتے ہوئے مر حاشاہ نے اسکے لبوں پہ اپنے موتیوں

سے دانت گاڑتے ہوئے اسے وار ننگ دی تھی کہ وہ اسکا ساتھ  
دے لیکن زوریز شاہ نے ڈھیٹ ابن ڈھیٹ بنتے ہوئے کوئی پیش  
قدمی نہیں کی تھی، البتہ اسکی اداؤں پہ اسکا دل سینے سے باہر نکلنے کو  
بے تاب ہوا تھا۔۔ کچھ دیر پہلے اسکا وجود جو چھنگاڑیوں کی ضد پہ تھا  
اسکی ایک حرکت پہ اسکا تمام تر غصہ جیسے جھاگ کی طرح بیٹھتا جا  
رہا تھا لیکن اسکی ناراضگی ہنوز قائم تھی۔۔ مر حاشاہ نے اسکی  
ڈھیٹائی پہ غصے سے اسکے بھورے بالوں کو نوچتے ہوئے اسکے نچلے

لب پہ بری طرح سے کاٹا تھا جس پہ زور یز شاہ نے آنکھیں میچ کے  
کھولتے ہوئے اس بیٹھے سے درد کو سہا تھا۔ مر حاشا کچھ توقف  
بعد اسکی بے رخی پہ اسے اپنی بھگی سنہری آنکھوں سے دیکھتی اسکے  
لبوں کو آزادی بخش گئی، جس پہ زور یز شاہ جی بھر کے بد مزہ ہوا  
تھا۔ چھ سال کی پیاس ان چند منٹوں کے بوسے سے کیسے بجھ سکتی  
تھی بھلا؟؟

اتنے ظالم نہ بنو کچھ تو مروت سیکھو  
KOH NOVELS URDU

تم پہ مرتے ہیں تو کیا مار ہی ڈالو گے  
مرحاشاہ اسکے لبوں کو اپنی پوروں کی چٹکی سے مسلتی بھرائی آواز  
میں بولتی اسکی بے رخی پہ شکوہ کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی  
زور یز شاہ کو شاعری کتنی پسند ہے ان چھ سالوں میں اس نے لندن  
میں اپنی ڈاکٹری کی پڑھائی میں مصروف ہوتے ہوئے بھی ساتھ  
ساتھ شاعری سیکھی تھی، یوں کہ اب وہ کافی اشعار زبانی رٹ چکی

تھی۔۔۔ KOH NOVELS - URDU

ادا قاتل، نگاہ قاتل  
زباں قاتل، بیاں قاتل  
بتا قاتل، کہاں جاؤں، جہاں جاؤں، وہاں قاتل  
زور یز شاہ اپنی آنکھوں میں درد کی تحریر لئے اسکی طرف دیکھ کے  
گھمبیر آواز میں گویا ہوتا مر حاشاہ کو لا جواب کر چکا تھا۔۔ وہ اسے  
قاتل سے تشبیہ دے رہا تھا، ہاں وہ اسکے سچے جذبات کی قاتل

تھی۔۔۔ KOH NOVELS - URDU

ناراض ہو؟؟ مر حاشاہ کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ کس طرح سے جوابی  
کارروائی کرے اسی لئے اسکی گھنی بھری داڑھی پہ ہاتھ پھیرتی  
اسکے لاڈاٹھانے والے انداز میں بولی تھی۔۔

ہاہاہاہ۔۔ ڈاکٹر صاحبہ۔۔ غلط مریض کے پاس آچکی ہیں آپ۔۔  
اسکی دوا آپ کے پاس نہیں ہے۔۔ زور یز شاہ اسکے سوال پہ استہزایا  
انداز میں ہنستا کرب سے بولا تھا۔۔ اسکے منہ سے خود کے لئے

شاہزادی کی بجائے ڈاکٹر کا لفظ سنتے ہوئے مر حاشاہ کے گلے میں  
گلی بھر کے معدوم ہوئی تھی۔۔

اس مریض کی دوا مر حاشاہ کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتی۔۔ تم اپنا  
حال دل بیان کرو۔۔ وہ اسکے گال پہ اپنا نرم و نازک ہونٹ رکھتی  
بالکل شاعرانہ انداز میں گویا ہوتی بات کو جان بوجھ کے طول دے  
رہی تھی تاکہ کسی طریقے سے اس سے باتیں کرنے کا موقع مل

جائے جس سے بات کرنے کے لئے اس نے خود کو اتنے سال  
ترسایا تھا۔

تاکہ تم پھر میری محبت کا مذاق بنا کے مجھے دھتکار کے چلی جاؤ؟؟  
میری ایک بات اپنے دماغ کے خانے میں فٹ کر لو ڈاکٹر مرزا  
شاہ!! تمہاری یہ جسارتیں میری دل میں تمہاری محبت دوبارہ کبھی  
سے نہیں جگا سکتی!! زور یز شاہ کے دل میں تمہارے لئے کوئی  
جذبہ باقی نہیں رہا۔ اگر تو تم یہ سمجھتی ہو کہ تمہارے جانے کے

بعد میں تمہاری جدائی میں پاگل ہوتا رہا ہوں تو غلط سمجھتی ہو کیونکہ  
میں زور یز شاہ تھا لیلیٰ کا مجنوں نہیں!! زور یز شاہ اسکے جبرے کو  
یکدم اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیتا بے حد غصے سے غرایا تھا۔  
وہ اپنے دھڑکتے دل کی پکار بار بار ہا نظر انداز کرتا جھوٹ بولتے ہوئے  
گویا ہوا تھا۔ وہ جھوٹ بولتا تھا اس کے دل میں مر حاشاہ کے لئے  
کوئی جذبہ نہیں رہا وہ تو ان ہجر کی گھڑیوں میں محبت سے عشق اور  
عشق کی انتہاؤں تک کا سفر کر چکا تھا۔

KOH NOVELS URDU

ریز پلیر ایسے نہیں بولو۔۔ ریز میں تم سے عشق کرتی۔۔ ابھی مر حاشاہ کا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا جب زور ریز شاہ اس کے جبرے پہ اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کرتا اس کی بات کاٹ گیا۔۔

عشق اول ہوتا ہے

عشق آخر ہوتا ہے

عشق اشک ہوتا ہے

عشق محبوب ہوتا ہے

KOH NOVELS URDU

عشق نور ہوتا ہے  
عشق تمام ہوتا ہے  
عشق زندگی کا حاصل ہوتا ہے

(سعد اللہ رحیم)

تم لوگ کتنی آسانی سے عشق کی منزل کا تعین کر لیتے ہو نا؟؟۔ تم  
لوگوں کے خیال میں بس محبوب کا مٹ جانا ہی عشق کی آخری  
منزل ہے۔ مہر شاہ کو جب کیرئیر بنانے کے بعد سمجھ میں نہ آیا

کہ کیا کرے؟ تو اس نے عشق اور عشق کرنے والے کے ساتھ  
کھیلنا شروع کر دیا؟؟ خدا را امر حاشاہ عشق کو انھی لوگوں کے لیے  
چھوڑ دو جو اس کا مطلب جانتے ہوں۔ جو اس کی چوٹ سہہ سکتے  
ہوں۔ جن کو تڑپنا آتا ہو۔ جن کی سانسیں اکھڑی اکھڑی ہوں۔  
جن کی باتیں سلجھی سلجھی ہوں۔ جن کی آنکھیں نم سی رہتی ہوں۔  
جن کے دل کی دھڑکنیں بکھری بکھری رہتی ہوں۔ عشق کھانا پینا،

سونا جاگنا نہیں ہے۔۔ عشق کیر ییر بنانا، عشق محبوب کو دھتکار دینا

نہیں ہے۔ عشق ایک بہت ممتاز جذبہ ہے۔۔

عشق ایک مقدس جذبہ ہے

عشق ایک مقدس رشتہ ہے

عشق ایک مقدس احساس ہے

عشق ایک مقدس دروہ ہے

عشق ایک مقدس مقصد ہے

KOH NOVELS URDU

جس سے تم ناواقف ہو ڈاکٹر مر حاشاہ!! زور یز شاہ اپنی سبز  
آنکھوں میں کرب اور تکلیف کی بے تحاشا سرخی لئے اسکے چہرے  
پہ اپنا چہرہ جھکاتا شدید غصے سے حلق کے بل دھاڑا تھا۔۔ اسکے  
بھورے سلکی بال بے ترتیب ہوئے تھے۔۔ اسکے درد بھرے الفاظ  
سنتے مر حاشاہ کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔ رگوں میں خون کی  
گردش منجمد ہوئی تھی۔ کالے لباس میں ملبوس اس سو گوار  
شہزادے کو دیکھتے اسکے دل نے بیٹ مس کی تھی۔ اس کا چہرہ خود

کے بے حد قریب دیکھتے ہوئے مر حاشاہ کا دل ہتھیلی پہ دھڑکا  
تھا۔۔ مر حاشاہ کو اپنی اتنے سالوں کی پڑھائی آج پہلی بار ضائع ہوتی  
ہوئی محسوس ہوئی تھی جب اس کے پاس زور یز شاہ کو جواب دینے  
کے لئے الفاظ نہیں تھے۔۔ زور یز شاہ کا ایک ایک لفظ اسکے دل پہ  
لگا تھا۔۔ مر حاشاہ نے اسکی آنکھ کی کمان کے اداس تل کو دیکھتے  
شدت سے اپنے لب اس پہ رکھتے زور یز شاہ کو منانے کی مزید ایک  
چھوٹی سی کوشش کی تھی لیکن زور یز شاہ اسے خود سے دور کرتا

واشروم کی طرف بڑھ چکا تھا۔ وہ اس ظالم لڑکی کی اداؤں کے  
آگے بے بس ہوتا اپنے جذبات کی رو میں بہہ کے ہر گز اسکے سامنے  
اپنے سچے جذبات کا اشتہار نہیں لگانا چاہتا تھا۔

-----

بلیک پینٹ اور گرے شرٹ میں ملبوس ارزم شاہ ہمیشہ کی طرح  
آج بھی لیٹ ابھی اپنی کلاس میں داخل ہی ہوا تھا جب اسکی نظریں  
سر ناقب کے ساتھ کھڑی لڑکی ایک لڑکی یہ پڑی تھیں جو خود کو سر

تا پیر ڈھکے ہوئے شرعی پردے میں تھی۔۔۔ ارزم شاہ نے آئبرہ  
آچکا کے اپنے دوستوں کی طرف دیکھتے اس سارے سین کی  
معلومات لینی چاہی تھیں جنہوں نے کندھے اچکاتے ہوئے لاعلمی  
کا اظہار کرتے سر شاقب کو دیکھا تھا جو ان سب مخاطب ہونے کے  
لئے اپنا گلا کھنکھا رہے تھے۔۔۔

بی ریڈی گائز سر قائد اعظم کے چودہ نکات یا عین ممکن ہے  
اپنی (بے سری) سریلی آواز میں کوئی گانا سناتے ہوئے اسکی ماں

بہن ایک بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ دل تھام کے بیٹھئے۔۔۔ ارزم شاہ سر  
کو گلا کھنکھارتے دیکھ کے اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھتا سنجیدگی سے  
سرگوشی میں بولا تھا جس پہ سب نے اپنا قہقہہ دیا تھا۔۔  
فلحال تو مجھے سر کی توند پہ ترس آرہا ہے جو ان کے ٹائٹ بیلٹ کی وجہ  
سے اپنی ناقدری پہ رورہی ہے۔۔۔ حمزہ نے اپنے رجسٹر پہ اپنے  
دستخط کرتے مصروف انداز میں اپنے لبوں کو ایک دوسرے میں  
پیوست کیے سرگوشی کی تھی جس پہ ارزم شاہ سمیت تمام دوستوں

کی نظریں سر کی بڑی سی توند پہ اٹھی نہیں جسے پہ سر نے بیلٹ کسا  
ہوا تھا۔۔

شش!! تمیز سے۔۔۔ سر کی بیلٹ نہیں مل رہی تھی تو کیا ہوا جو  
انہوں نے عبد الوہاب کی بیلٹ پہن لی ہے؟؟۔۔ اب اس کا یہ مطلب  
نہیں ہے ہم سر کو ٹانٹ کریں۔۔ (عبد الوہاب سر ثاقب کا بیٹا ہے  
جس کی خوبیوں کا ذکر اتراتے ہوئے وہ اکثر کلاس میں کرتے رہتے  
تھے۔۔) نوفل تا صاف سے سر ہلا کے اپنا قہقہہ دباتا اپنے تاثرات کو

سیریس کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں سر کی حمایت میں بولا تھا۔  
نوفل کی بات پہ ان سب نے مشترکہ کھانستے ہوئے اپنا قہقہہ دبایا  
تھا۔ کلاس کی تمام لڑکیوں کے دل لمبے چوڑے خوبصورت سے  
ارزم شاہ کو دیکھتے ہوئے ہتھیلی پہ دھڑک رہے تھے جس کی تیز  
کلون کی خوشبو پوری کلاس میں پھیلی سب لڑکیوں کو اپنے ہواسوں  
پہ بھاری محسوس ہو رہی تھی، جس کی شرٹ کے اوپری دو کھلے  
بٹنوں سے اسکی سفید گردن میں پہنی سلور چین اسکے آگے

پچھے ہونے پہ بار بار شرارت سے اپنی جھلک دکھلاتی ہوئی پھر سے

چھپ جاتی۔۔۔

کیپ سائنس کلاس!! سر ثاقب کی گھورتی نظریں بے ساختہ ارزم

شاہ کے گروپ کی طرف اٹھی تھیں جن میں سب کے چہرے پہ

دبی دبی مسکراہٹ تھی سوائے ارزم شاہ کے جو ایک سیکنڈ میں اپنے

تاثرات سنجیدہ کر چکا تھا۔۔

KOH NOVELS - URDU

ارزم بچے کتنی دفعہ بولا ہے۔۔ ان شیطانوں کے ٹولے کے ساتھ نہ  
بیٹھا کرو۔۔ سر ثاقب اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ارزم شاہ کو دیکھتے  
ہوئے نرمی سے بولے تھے جو پڑھائی میں اچھا ہونے کی وجہ سے  
ہمیشہ سے ان کا فیورٹ رہا تھا۔۔

ہاں ارزم بچے۔۔ سر کی گود میں بیٹھا کرو اور ان کی توند کو ڈھولک  
کی طرح بجاتے ہوئے اپنا انگوٹھا چوسا کرو۔۔ میکائیل اپنا پین

جان بوجھ کے زمین پہ گرا کے اسے اٹھانے کی غرض سے جھکتا ہوا  
سرگوشی میں بولا تھا۔

ڈونٹ ڈوباڈی شیمنگ۔۔۔ ارزم شاہ نے اپنا نچلے لب دانتوں میں  
دباتے نامحسوس انداز میں اپنے دوستوں کو گھڑکا تھا۔۔۔ سر ناقب کی  
کیا تمام ٹیچرز کی ارزم شاہ کے دوستوں کے ساتھ عجیب دشمنی  
رہتی تھی کیونکہ وہ سب پوری کلاس میں اپنی پٹر پٹر چلتی زبان کو  
بند کرنا تو جیسے توہین سمجھتے تھے۔۔۔

KOH NOVELS URDU

سور کی سر۔۔۔۔۔ ارزم شاہ نے مختصر جواب دیتے ہوئے  
فرمانبرداری سے سر جھکایا تھا جیسے غلطی سے ان کے ساتھ بیٹھ گیا ہو  
جس پہ اس کے تمام دوستوں نے اسے غصے سے گھورا تھا۔۔۔  
کلاس بی اٹینٹو (متوجہ ہوں)۔۔۔ یہ ہماری کلاس کی نیوسٹوڈنٹ  
ہیں۔۔۔ ان کا نیم زائشہ ہے۔۔۔ سو ہمارے اس سٹارٹنگ ویک کے  
جتنے بھی لیکچرز ہو چکے ہیں۔۔۔ انہیں سمجھانے کے لئے آپ میں  
سے کوئی بھی زائشہ کی ہیلپ کر سکتا ہے۔۔۔ اور زائشہ میں آپ کو

مشورہ دوں گا آپ ارزم شاہ سے ہیلپ لے لیں اسکاہر کانسیپٹ  
اچھے سے کلیر ہوتا ہے۔۔ ہیو آسیٹ!! سر ثاقب پوری کلاس کو  
متوجہ کرنے کے بعد ذائقہ سے مخاطب ہوتے ارزم کی طرف اپنے  
مار کر سے اشارہ کرتے ہوئے بولے تھے جس پہ ذائقہ نے اپنی  
ہیزل آنکھیں اٹھاتے ہوئے ارزم شاہ کی طرف دیکھا تھا جو اپنے  
عنابی لبوں میں پین دبائے اپنی کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھا اسی  
کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسکی گرے شرٹ کے کھلے گریبان سے

چھلکتے شہد بالوں سے لبریز مردانہ سینے کو دیکھتے زائشہ بے ساختہ  
سرخ پڑتی نظریں جھکا چکی تھی۔۔۔ زائشہ کے شر میلے تاثرات اسکے  
چہرے پہ نقاب ہونے کی وجہ سے سب سے چھپ چکے تھے البتہ  
ارزم شاہ اسکے فوراً نظریں جھکانے پہ حیران ضرور ہوا تھا، اسے ہر  
لڑکی نظر بھر کے دیکھتی تھی پھر ناجانے اس لڑکی نے اسے دیکھتے  
ہی نظریں کیوں جھکائی تھیں؟؟ شاید پارسا بننے کی ایک کوشش کی  
گئی تھی اور یہ پردہ بھی صرف کچھ دنوں کے لئے سب کی توجہ

حاصل کرنے کی غرض سے ہو گا۔۔۔ ارزم شاہ نے استہزایا انداز میں سوچتے ہوئے اپنا سر جھٹکا تھا کیونکہ آج تک اسکی یونی میں یہی تو ہوتا آیا تھا ہمیشہ جو لڑکیاں حجاب اور نقاب کر کے یہاں آتی تھیں وہ کچھ ہی دنوں میں جینز اور شرٹ میں ملبوس سارے حجاب نقاب بھول جاتی تھیں۔۔۔

زائشہ سر کی بات پہ فقط ہاں میں سر ہلاتی کسی لڑکی کے ساتھ جا کے بیٹھ چکی تھی۔۔۔ یہ لڑکوں اور لڑکیوں کی اکھٹی یونی تھی۔۔۔ کلاس

میں بھی اکثریت کی تعداد میں لڑکیاں لڑکے سر کی پروا کیے بنا ایک دوسرے کے ساتھ چپک کے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ذالشی کے لئے یہ سارا ماحول نیا تھا۔۔۔ اس نے بی ایس تک لڑکیوں کی یونیورسٹی میں پڑھا تھا، اسکا لرشپ کی وجہ سے اسکا ایڈمیشن اسلامباد کی بڑی یونیورسٹی میں ہوا تھا جہاں پڑھنا اسکا خواب تھا۔۔۔ اس نے کافی دفعہ سوچتے ہوئے بالآخر یونی کی سکا لرشپ لیتے ہوئے ایک ہفتے بعد آج ایم ایس کی کلاس جوائن کی تھیں۔۔۔ سر لیکچر دینا شروع کر چکے

تھے اور ارزم کے دوست اپنی شرارتوں میں مصروف ہوتے پوری  
کلاس میں رونق لگا رہے تھے۔ دانشہ کی نظریں لاشعوری طور پہ  
پھر سے ارزم شاہ کی طرف اٹھی تھی جو اپنے ناک کو رب کرتے  
اپنے کام کی طرف جھکے حمزہ کی کسی سرگوشی پہ اپنی مسکراہٹ دبا رہا  
تھا۔ اسکا یہ انداز کافی دلکش تھا!!